نوحہ

بر وفات حضرت سکینہؑ

ماں چھوٹی سی میت پہ یہ رو رو کے پکاری اے شہ کی یتیمہ
پردیس میں کیا تم بھی خفا ہوگئیں واری اے شہ کی یتیمہ

صبر آگیا لپٹا کے سرِ شاہ زمن کو کیا اس لیے چپ ہو
تھی باپ کی فرقت میں سدا گریہ وزاری اے شہ کی یتیمہ

ہیں زخم جو کانوں میں دکھا دو وہ پدر کو رخسار دکھا دو!
اور پیٹھ کے دُرّوں کے نشاں ماں گئی واری اے شہ کی یتیمہ

روتی تھیں شب و روز پدر کے لیے اے جاں مادر گئی قرباں
کیا پاتے ہی سر خلد گئی تیری سواری اے شہ کی یتیمہ

سینہ پہ سدا باپ کے تو سوتی تھی شب کو غم کیوں نہ ہو سب کو
بے ہوش ہے اب خاک پہ مادر تیرے واری اے شہ کی یتیمہ

کس بات پہ روٹھی ہو ذرا آنکھ تو کھولو کچھ منہ سے تو بولو
صدقہ گئی ماں چاند سی صورت پہ تمھاری اے شہ کی یتیمہ

کمھلا گیا کس واسطے یہ پھول سا چہرہ کیا حال ہے تیرا
کیا تو بھی سوئے باغ جناں آج سدھاری اے شہ کی یتیمہ

زندانِ بلا میں ہے قیامت کا اندھیرا ماں کیا کرے دکھیا
غربت میں ہے بے گور و کفن لاش تمھاری اے شہ کی یتیمہ

اے فکر تھا زنداں میں بپا شورِ قیامت تھمتی نہ تھی رقت
سب اہلِ حرم کہتے تھے با گریہ وزاری اے شہ کی یتیمہ